

مسٹر بل کلنٹن اور کوفی عنان کی طالبان کے بارے میں یہ شکایات نئی نہیں ہیں اور وہ ایک عرصہ سے ان الزامات کا تکرار کر رہے ہیں لیکن اصل میں انہیں تکلیف اس بات پر ہو رہی ہے کہ ان کے بیانات، وسیع تر پراپیگنڈے اور طالبان کی کردار کشی کی مہم پر پاکستان اور جنوبی ایشیا کے مسلمان ”ایمان“ نہیں لائے اور ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے طالبان کی حمایت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ امریکی حکومت اور اس کی آلہ کار اقوام متحدہ کے بزرگ بھروسوں کا خیال تھا کہ وہ جو ارشاد فرمائیں گے، وہ سچ سمجھا جائے گا، ان کی قراردادوں اور فیصلوں کو صحیفہ آسمانی تصور کیا جائے گا اور جب وہ طالبان کی کردار کشی کی عالمی مہم اور میڈیا کے تابز توڑ حملوں کے بعد افغانستان پر پابندیاں عائد کریں گے تو اس خطہ کے عوام سجدہ شکر بجا لائیں گے کہ امریکہ بھارت نے دہشت گردوں سے ان کی حفاظت کا انتظام کر دیا ہے اور وہ طالبان سے لاطعلقی اختیار کرتے ہوئے اقوام متحدہ اور امریکہ کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کر کے ان کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ طالبان کے ساتھ اس خطہ کے عوام کی ہمدردیاں بڑھ گئی ہیں اور اہل دانش پہلے سے زیادہ اعتماد اور حوصلہ کے ساتھ طالبان کا دفاع کر رہے ہیں۔ پاکستان نے افغانستان کے بارے میں عالمی برادری کے نام نمونہ ناسل میں لپٹا ہوا امریکی ایجنڈا من و عن قبول

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے استاذ حدیث حضرت مولانا مفتی ولی درویش بھی انتقال کر گئے ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

ہم سب ان بزرگوں کی دینی خدمات پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے پس ماندگان اور عقیدت مندوں کے ساتھ ان کے غم میں شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ دیں اور متوسلین کو صبر و حوصلہ کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یا رب العالمین۔ (ادارہ)

چچن مجاہدوں کی عظمت کو سلام

انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں اپنے لوگوں سے داستان حریت تاریخ کے سپرد کرنے والے چچن مجاہدو! اپنے بیوی بچوں، والدین اور گھریلو کی قربانی دے کر آزادی و حریت کی مانگ بھرنے والے مجاہدو! تم سے ہزاروں میل دور بیٹھا تمہارا ایک بھائی تمہاری عظمت کو سلام پیش کرتا ہے اور ملت مسلمہ کے سرخیلوں کی بے حسی و بے غیرتی پر آنسو بہاتا ہے۔ کاش ملت مسلمہ ان بے غیرتوں سے نجات حاصل کر سکتی۔

چچن مجاہدو! ایک مسلمہ دنیوی قوت کے مقابل بے سروسامانی کی حالت میں تم جو تاریخ دہرا رہے ہو، امام شاملؒ کی قیادت میں یہی کچھ تمہارے اجداد نے کیا تھا۔ روسی رپچھ کی برتری نہ ان سے جذبہ آزادی چھین سکی تھی نہ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ تم سے چھینا جاسکے گا۔ بلاشبہ تم خالد و طارق و ایوبی کے قافلہ حریت کے مجاہد ہو۔

مجاہدو! جو صرف اپنے رب کی رحمت کے سارے ظلم سے نبرد آزما ہوتے ہیں۔ وہ کسی فند، کسی قابوس، کسی صباح، کسی غلیفہ اور مبارک و حافظ کی آشیر باد کے محتاج نہیں ہوتے۔ ان کا اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو شہید ہوں تو کامیاب، وہ دشمن پر غالب آئیں تو سینہ دھرتی کا مان کہ رب کی دھرتی پر رب کا نظام۔

چچن جاننازو! میں تمہارا گناہ بھائی مجبور ہوں کہ میرے بس میں تمہارے لیے کلمہ خیر سے زیادہ کچھ نہیں اور اس موقع پر بے ساختہ وہی کچھ کہوں گا جو ایک مجبور مرد حق مولانا محمد علی جوہر نے جیل میں اپنی طویل بیٹی کے لیے کہا تھا ”میں ہوں مجبور پر اللہ تو مجبور نہیں“ میرا اور تمہارا رب یقیناً اس ہو کی لاج رکھے گا۔

مجاہدو! میرا اور آپ کا رب زندہ جاوید ہے۔ وہ ہر لمحہ ہمارے ساتھ ہے، وہ دیکھ رہا ہے، وہ سن رہا ہے، وہ ظالم کے ظلم کی انتہا اور صابر کے صبر کی انتہا کے ساتھ ساتھ اب بے غیرتوں کی بے غیرتی کی انتہا بھی دیکھ رہا ہے کہ اس نے ہر ایک سے حساب چکانا ہے۔ انصاف کرنا ہے جو ہر کسی کو نظر آئے۔

(از جناب عبد الرشید ارشد۔ جوہر آباد)

دکھا دیں تو ہم ان کے موقف کی حمایت پر سنجیدگی سے غور کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

امریکہ کو شکایت ہے کہ روس کے خلاف جنگ میں اس نے افغان مجاہدین کی حمایت کی تھی اور ساتھ دیا تھا اس لیے اب افغان مجاہدین کو آنکھیں بند کر کے اس کے پیچھے چلنا چاہیے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ امریکہ نے ساتھ دیا تھا لیکن امریکہ نے اپنی حمایت کا پھل وصول کر لیا ہے اور سوویت یونین کی شکست و ریخت کی صورت میں نتائج حاصل کر لیے ہیں۔ وہ خود سارے نتائج حاصل کر کے افغان عوام کو ان کے حصے کے نتائج سے بہرہ ور ہونے کا حق نہیں دے رہا اور انہیں اپنی جدوجہد کے جائز اور منطقی ثمرات سے محروم کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے جسے کم از کم الفاظ میں کمینگی سے ہی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

ہم مسٹر کلنٹن اور کوئی عثمان سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ افغان عوام اور طالبان میں کوئی فرق نہیں آیا۔ وہ جب روسی استعمار کے خلاف نبرد آزما تھے، اس وقت بھی ان کا واحد ہدف اپنی خود مختاری اور دینی تشخص کا تحفظ تھا اور آج جب انہیں امریکی سازشوں کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے، تب بھی ان کی جنگ اپنے دینی تشخص اور خود مختاری کے تحفظ کے لیے ہے۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، وہ بدستور جوں کے توں ہیں۔ تبدیلی اگر آئی ہے تو اس کا مشاہدہ کرنے کے لیے کلنٹن اور کوئی عثمان کو آئینے کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے۔ کوئی بات ان سے اوجھل نہیں رہے گی۔ اس لیے آج اگر عالم اسلام کی رائے علمہ بالخصوص جنوبی ایشیا کے مسلمان اور پاکستان کے دینی و سیاسی حلقے افغانستان کے بارے میں امریکہ اور اقوام متحدہ کے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے موقف کو قبول نہیں کر رہے اور منافقت کو دیکھ کر انہوں نے منہ دوسری طرف پھیر لیا ہے تو اس میں طالبان کا کیا قصور ہے؟ یہ تو مکافات عمل ہے اور منافقت کا منطقی انجام ہے جس سے امریکہ اور اقوام متحدہ کو اب بہر حال گزرنا ہی ہے۔

موت العالم موت العالم

گزشتہ دنوں مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء الحسن شاہ بخاریؒ کا انتقال ہو گیا جو ایک حق گو خطیب اور بے باک عالم دین تھے۔ اسی طرح ہزارہ ڈویژن کے بزرگ عالم دین اور ممتاز قاری حضرت مولانا قاری فضل ربیؒ آف مانسہرہ بھی دار فانی سے رحلت کر گئے ہیں جنہوں نے اس علاقہ میں حفظ قرآن کریم اور تجوید و قراءۃ کو فروغ دینے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں اور جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم پر دینی تحریکات میں بھی شریک رہے۔ ان کے علاوہ اہل حدیث مکتب فکر کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا حافظ عبد القادر روپڑیؒ طویل علالت کے بعد خالق حقیقی سے جا ملے ہیں۔ وہ ملک کے بزرگ علماء کرام میں شمار ہوتے تھے اور دینی تحریکات میں پیش پیش رہتے تھے جبکہ